گورنر کا جائزہ

مالی سال 18ء کے لیے بینک دولت پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ پیش کرنا میرے لیے مسرت کا باعث ہے، جس کے دوران بیرونی شعبے کو درپیش مشکلات کے باوجود معیشت میں کافی بہتری دیکھی گئی۔ صنعتی اور زرعی شعبوں کی عمدہ کارکردگی کی بدولت پاکستان نے 13 برسوں کی بلندترین 5.8 فیصد شرح نمو حاصل کی جن میں بالترتیب 5.8 فیصد اور 3.8 فیصد نمو ہوئی۔ اسی طرح خدمات کے شعبے نے 6.4 فیصد نمو حاصل کی۔ اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 6 فیصد ہدف کے مقابلے میں 3.9 فیصد کی قابلِ انتظام حد میں رہی۔ گذشتہ چند برسوں میں کم شرح سود اور معین سرمایہ کاریوں کی عرصیت مکمل ہونے کے سبب قرضوں کے استعمال کی بلند سطح کے باعث سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں بہتری آگئی اور یہ بڑھ کر 16.4 فیصد تک پہنچ گیا۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے کے باوجود تجارتی عدم توازن کی وجہ سے بیرونی شعبہ دباؤ میں رہا۔

ایس بی پی ایکٹ کے تحت قائم ہونے والی زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران محتاط انداز میں سازگار زری پالیسی جاری رکھتے ہوئے موافق معاشی حالات کے پیشِ نظر پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد پر برقرار رکھا۔ تاہم جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے اور کرنسی کی قدر میں کمی جیسے بیرونی شعبے کے دباؤ کے ساتھ ساتھ طلب کا دباؤ بڑھنے کے باعث معیشت کے پھولنے (overheating) کی وجہ سے وسط تا طویل مدت میں معاشی نمو اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے زری پالیسی کو سخت کرنے کی ضرورت میں اضافہ ہوگیا۔ نتیجتاً، زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 18ء کے آخر میں پالیسی ریٹ کو بڑھا کر 6.50 فیصد کر دیا۔

درآمدات کی بلند نمو کی وجہ سے بیرونی شعبے کے جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 18.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ تاہم برآمدات میں دوہندسی نمو اور کارکنوں کی ترسیلات زر کی معتدل بحالی بڑھتے ہوئے درآمدی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر آخر جون 2018ء تک 6.4 ارب ڈالر کمی کے ساتھ 9.8 ارب ڈالر کی سطح پر آگئے۔ جاری کھاتے کے اس بلند خسارے کا اہم سبب تجارتی خسارہ تھا، جو 16.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 31.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ درآمدات کی بلند ادائیگیوں کی اہم وجوہات میں توانائی کی قیمتوں میں اضافہ، بڑھتی ہوئی صنعتی سرگرمیاں، بجلی کی پیداوار کا بڑھنا، انفراسٹرکچر کی ترقی اور پیداواری گنجائش میں توسیع شامل ہیں۔ مالی سال 18ء کے دوران 12.4 ارب ڈالر کی خالص سرمایہ جاتی اور مالی رقوم کی آمد ہوئی۔ موصول ہونے والی رقوم میں اہم حصہ یورو اور صکوک بانڈز کے اجرا، کمرشل بینکوں کی قرض گیری اور کثیر اور دوطرفہ ذرائع کے قرضوں کا تھا۔

عالمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے قلیل مدتی امریکی ٹریژریز کے لیے مختص رقوم میں اضافہ کر دیا جو فائدہ مند ثابت ہوا کیونکہ یافتیں بڑھ گئی تھیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنی سرمایہ کاری کو متنوع بنانے کی پالیسی بھی جاری رکھی اور اس سلسلے میں بلند یافت کے حامل تمسکات کی شمولیت کے ساتھ ساتھ سرمایہ کاری کا خطرہ بڑھائے بغیر اسلامی صکوک میں سرمایہ کاری جاری رکھی۔

پاکستان کی معاشی بہتری کے لیے مالی استحکام کو یقینی بنانے میں اپنے کردار کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی استحکام کی ایگزیکٹو کمیٹی قائم کی ہے تاکہ متعلقہ مسائل کا فعال انداز میں جائزہ لیا جاسکے۔ اسی سلسلے میں اسٹیٹ بینک اور سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے مالی استحکام یقینی بنانے اور نظامیاتی خصوصاً کراس مارکیٹ مضمرات سے ابھرنے والے خطرات کو زائل کرنے کے لیے ایک کونسل آف ریگولیٹرز قائم کی ہے۔ کونسل نے اپنے آخری اجلاس میں بڑے مالی اداروں کے لیے ایک

مشترکہ ٹاسک فورس کے قیام پر غور وخوض کیا جو نظامیاتی خطرات پر مؤثر ردعمل دے سکے۔ اسٹیٹ بینک نے موجودہ قانونی اختیار اور بہترین روایات کے مطابق نگرانی کے نظام کا جائزہ لیا ہے تاکہ منظم نگرانی فریم ورک کو ادارہ جاتی شکل دی جاسکے۔ مزید برآں، مارکیٹ کے بدلتے ہوئے حالات اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے پیشِ نظر بینکاری کی صنعت کے لیے نقشۂ راہ 2025ء بھی زیرِ غور ہے۔

ملک کے نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کی نشاندہی کی غرض سے ایک فریم ورک متعارف کرایا گیا تاکہ ایسے اداروں کی جانب سے پیدا کیے جانے والے منفی حالات سے نمٹا جاسکے۔ نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کی حیثیت میں نامزد کیے جانے والے بینکوں کو نگرانی کی زیادہ شرائط کا سامنا کرنا ہوگا۔ اسٹیٹ بینک نے ضوابطی نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ نظامیاتی خطرے کا سروے بھی شروع کیا ہے تاکہ مارکیٹ شیئر ہولڈرز کے خطرے کے احساسات کی جانچ اور ان کی سطح معلوم کی جاسکے۔

ایک مستقبل بین طرزِ فکر کے طور پر اسٹیٹ بینک خطرے پر مبنی نگرانی کے فریم ورک کے نفاذ کی سمت تیزی سے پیش رفت کر رہا ہے تاکہ اپنے نگرانی کے کردار کو تقویت دے سکے۔ اس منصوبے سے اسٹیٹ بینک کو مالی اداروں کی ساختی خاکہ سازی، نگرانی کے محدود وسائل کو ترجیحی بنانے اور مالی دباؤ کے ردعمل تشکیل دینے میں مدد ملے گی۔ خطرے پر مبنی نگرانی کا فریم ورک اندرونی طور پر تیار کیا گیا اور مالی نگرانی کا ٹورنٹو سینٹر فار گلوبل لیڈرشپ نگرانی کے وسائل کی استعداد کاری میں اسٹیٹ بینک کی معاونت کر رہا ہے تاکہ اس فریم ورک کے اجزا کو حتمی شکل دی جاسکے۔ خطرے پر مبنی نگرانی فریم ورک کے طرزِ فکر کی بنیاد پر پوری صنعت کے خطرات اور کنٹرولز جانچنے کے لیے نظری معائنے کیے جارہے ہیں تاکہ درستگی کے اقدامات اور پالیسی کاوشوں کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسی طرح بینکوں کے نظم ونسق کے فریم ورکس کو جانچنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ہدایات پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے معائنے کیے گئے۔

ضوابطی لحاظ سے اسٹیٹ بینک نے بینکاری صنعت میں تعمیل کے خطرات کی شناخت، جانچ اور انتظام کے لیے ایک یکساں اور مربوط طرزِ فکر فراہم کرنے کی خاطر تعمیل کے خطرے پر رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ ان رہنما خطوط کا مقصد بینکوں میں 'تعمیل کی ثقافت' کو فروغ دینا اور ایک منظم اور خطرے پر مرتکز طرزِ فکر اختیار کرکے تعمیل کے فریضے کی اثرانگیزی کو بڑھانا ہے۔ بینکاری کے شعبے کے استحکام کے لیے صارف کا اطمینان / اعتماد بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ مالی استحکام کی ممکنہ طور پر بھاری لاگت اور مضمرات کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک صارفین کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کے نظام اور ذمہ دارانہ کاروباری طرزِ عمل میں بہتری لانے کے لیے ممنوعہ بینکاری طرزِ عمل پر رہنما خطوط جاری کرچکا ہے۔

اسٹیٹ بینک فعال انداز میں بینکاری ذرائع کے منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالکاری کے لیے استعمال کی روک تھام کے اقدامات کر رہا ہے۔ انسداد منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے ضوابط کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔ ملک میں منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری کے خطرات کی نشاندہی اور اسے سمجھنے اور اس کے سدباب کے لیے خطرے پر مبنی طرزِ فکر پر عمل پیرا ہونے کی خاطر تمام حکومتی فریقوں کے اشتراک سے پاکستان نیشنل رسک اسیسمنٹ کی گئی۔ نیشنل رسک اسیسمنٹ کے نتائج کی بنیاد پر ضوابطی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے نیشنل ایکشن پلان پر مؤثر عملدرآمد کے لیے حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون جاری رکھا ہوا ہے اور انسداد دہشت گردی ایکٹ کے فورتھ شیڈول کی فہرست میں شامل افراد کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی روشنی میں ایسے افراد کے کھاتے منجمد کرنے کے حوالے سے اقدامات کیے گئے۔

مالی شمولیت کی کم سطح سے متعلق چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک جامع قومی مالی شمولیت حکمت عملی (این ایف آئی ایس) تیار کی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے این ایف آئی ایس کے تحت متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں آسان موبائل اکاؤنٹس اور آسان اکاؤنٹس، ڈجیٹل کریڈٹ کی فراہمی اور مالی شمولیت بڑھانے کے لیے مالی خواندگی پروگرام کا آغاز شامل ہیں۔ مذکورہ اقدامات کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں کیونکہ مالی سال 18ء میں برانچ لیس بینکاری کھاتے 43.6 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 39.2 ملین تک پہنچ چکے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں شائع ہونے والی ورلڈ بینک گروپ 'گلوبل فنڈیکس رپورٹ 2017ء' کے مطابق دو برسوں کی مدت میں پاکستان کی بالغ آبادی کے کھاتے داروں کی تعداد 13 فیصد سے بڑھ کر 21 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔

پاکستانی معیشت میں زرعی شعبے کی اہمیت اور اسٹیٹ بینک کی مالی شمولیت کی حکمت عملی کا کلیدی جز ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس شعبے کو درکار ضروری اعانت فراہم کی گئی۔ یہ ایک حوصلہ افزا امر ہے کہ مالی سال 18ء کے دوران اس میں مضبوط نمو کی رفتار برقرار رہی اور قرضوں کی تقسیم 38 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 972.6 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ رسائی کے لحاظ سے مالی سال 18ء میں 450,000 نئے قرض گیروں کو زرعی قرضے فراہم کیے گئے جن سے ان کی تعداد بڑھ کر 3.7 ملین تک پہنچ گئی۔ اسٹیٹ بینک نے معاشی ترقی اور روزگار کی تخلیق میں چھوٹی اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ایز) کے کردار کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے 2017ء میں 'ایس ایم ای فنانسنگ کے فروغ کی پالیسی' کا اعلان کیا۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ مذکورہ پالیسی کے مؤثر نفاذ سے 2020ء کے آخر تک ایس ایم ای مالکاری کا حصہ بڑھ کر 17 فیصد تک پہنچ جائے گا۔

اسلامی بینکاری کو فروغ دینے میں اسٹیٹ بینک کے کردار کا عالمی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے۔ اسلامک فنانس نیوز ملائشیا کی جانب سے کیے جانے والے ایک سروے میں اسٹیٹ بینک کو بہترین مرکزی بینک قرار دیا گیا۔ مالی سال 18ء میں اسٹیٹ بینک نے منتقلی کے عمل میں سہولت دینے کے لیے 'ایک روایتی بینک کو اسلامی بینک کے قالب میں ڈھالنے کے رہنما خطوط' جاری کیے۔ اسلامی بینکاری اداروں کو بھی ہدایت کی گئی کہ وہ صنعت کی مسلسل ترقی کے لیے اپنی تربیت اور استعداد کاری کی صلاحیتوں کو بڑھائیں۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک نے مذہبی اسکالرز کی استعداد کاری کے اقدامات کیے تاکہ ان کے ٹیلنٹ پول میں اضافہ کیا جاسکے اور بینکوں کے افسروں میں آگاہی پیدا کرکے ان کی مہارت کے آمیزے کو وسیع کیا جاسکے۔ مالی سال 18ء میں اسلامی بینکاری صنعت نے بدستور تمام شعبوں میں اپنی نمو کی رفتار کا تسلسل برقرار رکھا۔ آخر جون 2018ء تک اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثے اور امانتیں بڑھ کر بالترتیب 2,482 ارب روپے اور 2,033 ارب روپے ہوگئے اور ان میں بالترتیب 22 فیصد اور 18.2 فیصد کی سالانہ نمو ہوئی۔

فعال نظامِ ادائیگی کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں ادائیگی کا ایک محفوظ، سستا اور قابل رسائی نظام وضع کرنے میں سرگرم کردار ادا کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک اور بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن نے غریب افراد کی ڈجیٹل مالی خدمات تک رسائی کو فروغ دینے کے سلسلے میں نیشنل پے منٹ گیٹ وے پروگرام کے تحت مائیکرو پے منٹ گیٹ وے کے قیام کے لیے ایک سمجھوتے پر دستخط کیے۔ ضوابطی محاذ پر اسٹیٹ بینک نے مجموعی ضوابطی نظام میں بہتری لانے کے لیے الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفرز ریگولیشنز، نظام ادائیگی ڈیزگ نیشن فریم ورک، پرزم آپریٹنگ کے نئے قواعد اور سفید لیبل اے ٹی ایم پر رہنما خطوط جاری کیے۔ اسٹیٹ بینک نے ایف بی آر اور لنک ون کی معاونت سے فراہمی کے متبادل ذرائع (اے ڈی سیز) کے ذریعے ایف بی آر کی ڈیوٹیاں اور ٹیکس جمع کرنے کے لیے کامیابی کے ساتھ ایک طریقہ کار وضع کرکے نافذ کیا۔ آن لائن ٹیکس وصولی کا نظام ٹیکس گوشوارے، ٹیکسوں کی ادائیگی، اسٹیٹ بینک کے ساتھ تصفیے اور ایک خودکار ماحول میں حکومتی ٹریژریز کے ساتھ اندراج اور تصفیے کے لیے اینڈ ٹو اینڈ حل پیش کرتا ہے۔ یہ سہولت صوبائی حکومتوں کو بھی فراہم کی جائے گی تاکہ وہ اے ڈی سیز کے ذریعے اپنے ٹیکس اور ڈیوٹیاں جمع کرنے کے قابل ہوسکیں۔

اسٹیٹ بینک اے جی پی آر اور سی جی اے کے ساتھ بھی کام کر رہا ہے تاکہ 'سرکاری مالی انتظام اور احتساب' کے عنوان سے عالمی بینک گروپ کے فنڈ سے چلنے والے منصوبے کے تحت چیک پر مبنی موجودہ ادائیگیوں کو ڈائریکٹ کریڈٹ سسٹم (ڈی سی ایس) پر منتقل کیا جاسکے۔ پہلے مرحلے میں وفاقی حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن کو ڈی سی ایس پر منتقل کیا جائے گا جبکہ اے جی پی آر کی طرف سے الیکٹرانک ہدایات موصول ہونے پر رقوم بروقت استفادہ کنندگان کے کھاتوں میں جمع کر دی جائیں گی۔

مذکورہ الیکٹرانک ادائیگیاں متعارف کرانے کے باوجود ادائیگی کے طریقوں میں نقدر قوم کو بالادستی حاصل ہے۔ اس تناظر میں ایس بی پی وژن 2020ء میں جدید حفاظتی خصوصیات سے لیس صاف اور اچھے معیار کے بینک نوٹوں کی دستیابی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کیے گئے اقدامات میں کرنسی کے انتظام کی حکمت عملی کا نفاذ، بینک نوٹوں میں تازہ ترین حفاظتی خصوصیات متعارف کرانا اور بینک نوٹوں کے معیار اور پائیداری میں بہتری لانے کے لیے اختراعی تکنیکیں دریافت کرنا شامل ہیں۔

ایس بی پی ویژن 2020ء کے تحت اسٹیٹ بینک اپنے انسانی وسائل کی تمام سطحوں پر بھاری سرمایہ کاری کر رہا ہے تاکہ ادارے کے متنوع مقاصد کے حصول کے لیے اس کے عملے کی مہارتوں میں اضافہ کیا جاسکے۔ وظیفہ جاتی، انتظامی اور قیادت سمیت متعدد شعبوں میں 1000 سے زائد افسران کو اچھی ساکھ کے حامل اداروں میں جامع تربیت فراہم کی گئی۔ اسی طرح مالی سال 18ء میں 200 سے زائد افسروں کو بیرون ملک کورسوں پر بھیجا گیا تاکہ انہیں بہترین عالمی روایات سے لیس کیا جاسکے۔

ایس بی پی وژن 2020ء کے تحت آئی ٹی کو ترجیحی شعبے کی حیثیت حاصل رہی۔ اسٹیٹ بینک اپنے بنیادی بینکاری نظام گلوبس کو اپ گریڈ کر کے اس کے تازہ ترین ورژن ٹی مینوز T24 پر منتقل کر لیا۔ T24 پر دستیاب نئے کاروباری وظائف کے علاوہ نظام کی کارکردگی میں بہتری اور سیکورٹی کی توسیع شدہ استعداد کے اضافی فوائد بھی حاصل ہوئے ہیں۔ سال کے دوران بینک میں معلومات کے شعبے اور سائبر نظم ونسق میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔

مکمل خود مختاری دینے کے لیے چیف انفارمیشن سیکورٹی آفیسر کی تقرری کے ساتھ ایک نیا آفس آف دی چیف انفارمیشن سیکورٹی آفیسر (OCISO) قائم کیا گیا۔ اسٹیٹ بینک اور اس کے ذیلی اداروں کے مکمل آئی ٹی انفراسٹرکچر پر مشتمل پورے ادارے کے لیے آئی ٹی سیکورٹی پالیسی وضع کی گئی۔ او سی آئی ایس او نے پہلے سالانہ سوئفٹ کسٹمر سیکورٹی کنٹرول فریم ورک کے انعقاد کے سلسلے میں ہونے والی کوششوں کی قیادت کی اور اسٹیٹ بینک کے سوئفٹ سیکورٹی طریقہ کار کا جائزہ لیا گیا۔ اسی طرح، او سی آئی ایس او نے اسٹیٹ بینک میں استعمال ہونے والے سافٹ ویئر نظاموں کی سیکورٹی میں خامیوں کی نشاندہی کے لیے آئی ٹی انفراسٹرکچر میں سافٹ ویئر ضرر پذیری کے کئی جائزے لیے۔ اسٹیٹ بینک کے انتظامِ تسلسل کار کے وظیفے نے بحران کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے عمدہ خصوصیات سے لیس بیک اپ سائٹس کے ذریعے تمام کلیدی / سپورٹ شعبوں کو اعانت مہیا کی۔ اسی طرح ایک جدید ترین ڈیزاسٹر ریکوری سائٹ بھی تمام کلیدی ایپلی کیشنز اور ڈیٹا کے لیے بیک اپ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ ضرورت پڑنے پر تمام کلیدی شعبوں کی تیاری کی حالت کی سطح جانچنے اور اسے بڑھانے کے لیے باقاعدگی سے تسلسلِ کار کی مشقیں کی جارہی ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے 2017ء میں کاروباری خطرے کے انتظام کا فریم ورک نافذ کیا۔ بینک نے اوپر نیچے طرز فکر کے ذریعے تزویراتی خطرات کی نشاندہی کے لیے ماہر تربیت کاروں کی خدمات حاصل کیں تاکہ اس کے نتائج کا تقابل نیچے اوپر طرز فکر کے ذریعے تیار کیے جانے والے خطرات سے کیا جاسکے۔ بینک نے خطرے کے میلان کے فریم ورک، خطرے کے اہم اظہاریوں اور ڈیش بورڈ ایپلی کیشنز کے شعبوں میں استعداد کاری کے انتظامات کیے تاکہ فریم ورک کے مؤثر نفاذ کے لیے درمیانی اور سینئر مینجمنٹ کو آگاہی دی جاسکے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف آر ایس 9 کی تعمیل کی کم از کم شرائط کو پورا کرنے کے لیے ایک متحرک طرز فکر اختیار کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف

آر ایس کے معیار 9 کی شرائط کے مطابق ایک منصوبہ مکمل کیا ہے جس کے تحت انتظام ذخائر کے پورٹ فولیوز کے لیے متوقع قرضہ جاتی نقصان کا ماڈل تیار کرنے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

ایس بی پی بینکنگ سروسز کارپوریشن اور پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ کارپوریشن بدستور تمام فریقوں کو متعلقہ خدمات مہیا کر رہے ہیں۔ ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن کے قیام کا مقصد امانت گزاروں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے جس نے یکم جون 2018ء سے اپنے آپریشنز کا آغاز کر دیا ہے۔

آخر میں ٹھوس تعاون کی فراہمی پر اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جس کی بدولت ہم اہم سنگِ میل / تزویراتی مقاصد حاصل کرنے کے قابل ہو گئے۔ بینک دولت پاکستان میں فرائض کی ہموار اور مؤثر انجام دہی یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کے عملے کی مربوط کاوشیں بھی قابل ستائش ہیں۔

طارق باجوہ
گورنر / چیئرمین

30 اکتوبر 2018ء